بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نگران منصور احمد خان

مدیر عبدالباسط طارق

ماہنامہ

مغربی جرمنی

اخبار احمدیہ

اپریل و مئی 1983ء

کتابت - مقصود الحق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام عالمگیر جماعت احمدیہ کے احباب کے نام!

اِس وقت تک وصولی کی جو شکل سامنے آئی ہے وہ انتہائی فکر انگیز ہے

اپنی سابقہ کوتاہیوں کو دُور کریں اور ۲۹ر فروری ۱۹۸۴ء تک بقایا وعدہ کا کم از کم ۱/۴ ادا کریں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٭ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْد

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هُوَالنَّاصِرُ

میرے عزیز بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

یکم مارچ ۱۹۸۳ء سے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ اپنے دسویں مرحلہ میں داخل ہو چکا ہے ۔ نویں سال کے آخر تک وعدہ جات کا ۹/۱۵ یعنی ۶۰ فیصد ادا ہو جانا چاہیئے تھا ۔ لیکن دفتر کی طرف سے جو اعداد و شمار ملے ہیں اس کے مطابق ابھی تک وصولی ۳۵ فیصد ہوئی ہے جو انتہائی قابلِ فکر ہے ۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے قیام کا مقصد غلبۂ اسلام کی مہم کو تیز کرنا اور بنی نوع انسان کو امتِ واحدہ بنا کر توحید کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے جس کی ذمہ داری ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالی گئی ہے اور اس مقصد کے حصول کے لیے ہمیں ہر قسم کی مالی ، جانی اور جذباتی قربانیاں دینی ہونگی ۔ جو اخراجات درپیش ہیں وہ اس نوعیت کے ہیں کہ وعدوں کی پوری وصولی کو آخری سال یعنی ۱۹۸۹ء تک مؤخر نہیں کیا جا سکتا ۔ اگر تاخیر ہو جائے تو خطرہ ہے کہ بعض بنیادی اہم ضرورت کے کام تشنۂ تکمیل رہ جائیں گے ۔ لیکن اس وقت وصولی کی جو شکل سامنے آئی ہے وہ انتہائی فکر انگیز ہے ۔

مَیں عالمگیر جماعت احمدیہ کو تحریک کرتا ہوں کہ اس ضمن میں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں ، سابقہ کوتاہیوں کو دور کریں اور کوشش کریں کہ ۲۹ر فروری ۱۹۸۴ء تک اپنے بقایا وعدہ کا کم از کم ۱/۴ حصہ ادا کر دیں ۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے اور ہر طرح حافظ و ناصر ہو ۔ آمین

اللھم آمین ۔

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

تحریک جدید سال رواں

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کے احباب کو اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تحریک جدید کے لیئے -,90271 مارک کے وعدہ جات کی سعادت نصیب ہوئی ہے اسی طرح 70 احباب نے چار صد مارک یا اس سے زائد رقم کا وعدہ پیش کر کے معاونین خصوصی کی صف اول میں شامل ہوئے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

Postscheckkonto: Frankfurt/M. 244023-604
Bankkonto: Bethmann-Bank, Frankfurt/M., Konto Nr. 17133-9-00

جلسہ سالانہ مغربی جرمنی

منعقدہ ۲-۳ اپریل ۱۹۸۳ء

امسال جلسہ سالانہ مغربی جرمنی مورخہ ۲-۳ اپریل بروز ہفتہ اتوار فرانکفورٹ میں منعقد ہوا یکم اپریل بروز جمعۃ المبارک مہمانانِ کرام جرمنی کے مختلف شہروں سے فرانکفورٹ پہنچنا شروع ہو گئے مورخہ ۲ اپریل بروز ہفتہ مہمانوں نے دوپہر کا کھانا اجتماعی انتظام کے تحت کھایا ایک بجے نماز ظہر و عصر ادا کی گئی جسکے بعد احباب بسوں اور کاروں کے ذریعہ VOLKSBILDUNGSHEIM نامی ہال میں پہنچنا شروع ہو گئے جو فرانکفورٹ شہر کے وسط میں ESCHERSHEIMERTOR پر واقع ہے۔

جلسہ کا آغاز ٹھیک دو بجے جلسہ کے مہمان خصوصی مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین کی صدارت میں حفیظ الرحمان انور صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا جسکے بعد مکرم محمد الیاس صاحب نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سنایا بعد ازاں مکرمی منصور احمد خان صاحب مشنری انچارج مغربی جرمنی نے اردو اور انگریزی زبان میں حاضرینِ جلسہ کو بعض ضروری امور کیطرف توجہ دلائی جو وقت گزرنے کے ساتھ انسان بھول جاتا ہے آپنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جسمیں حضور نے افرادِ جماعت کی بعض کمزوریوں کی نشاندہی فرما کر ایک جلسہ سالانہ ملتوی فرمانے کا اعلان کیا تھا اور افرادِ جماعت کو اپنا اخلاقی معیار بلند کرنے کی تلقین کی تھی مغربی جرمنی مشن کی ایک روایت ہے کہ ہر سال جلسہ سالانہ پر کسی ایک یورپین احمدی کو مدعو کیا جاتا ہے اس سال مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب مبلغ سلسلہ سکاٹ لینڈ کو مدعو کیا گیا تھا۔ مکرم مشنری انچارج صاحب کی تقریر کے بعد مکرمی بشیر آرچرڈ صاحب نے انگریزی زبان میں مدلل تقریر فرمائی جسکا موضوع تھا "ہماری پیدائش کا مقصد"۔ آپنے اپنی تقریر میں قرآن کریم کی آیات کے حوالوں سے بتایا کہ انسانی زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنا اور عبادات بجا لانا ہے لیکن عبادت کا مطلب صرف نماز ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے تمام احکام کو خلوص نیّت سے بجا لانا ہے اور زندگی کے ہر شعبہ میں احکام خداوندی کی پیروی کرنا ہے۔ بعدہٗ مکرم حیدر علی صاحب ظفر نے آپکی تقریر کا خلاصہ اردو زبان میں پیش کیا اسکے بعد مکرم عبد الباسط صاحب طارق مبلغ سلسلہ نے "نظامِ جماعت کے تعارف" کے موضوع پر اردو اور جرمن زبان میں تقریر کی آپنے بتایا کہ جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد اسلام کو تمام دنیا میں غالب کرنا ہے اور نظام جماعت کی بنیاد محبت و اطاعت پر ہے اور خلافت وہ محور ہے جسکے گرد یہ سارا نظام گھومتا ہے آپ نے اپنی تقریر میں صدر انجمن احمدیہ کے تمام شعبوں نظارتوں اور ذیلی تنظیموں کا تعارف کروایا۔ بعد ازاں محمد امین خالد صاحب نے اردو زبان میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے واقعات کے حوالوں سے آپکا نوعِ انسانی کیلئے رحمت ہونا ثابت کیا اسکے بعد مکرمی عبد اللہ واگز ہاؤزر نیشنل قائد خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی نے "اسلام کی ابتدائی دور کی جنگوں" کے موضوع پر جرمن زبان میں تقریر کی جسمیں آپنے بتایا کہ غیر مسلموں کا یہ اعتراض کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے کوئی حقیقت نہیں رکھتا آپنے تاریخ اسلام کے حوالے سے بتایا کہ مسلمانوں نے ابتدائی دور میں اسلام کی خاطر بے شمار اذیتیں برداشت کیں اسلامی جنگیں دفاعی جنگیں تھیں مسلمانوں کے اعلیٰ اخلاق سے دشمن بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اردو زبان میں آپکی تقریر کا خلاصہ مکرم عبد الباسط طارق صاحب نے پیش کیا۔ اسکے بعد منور اختر صاحب نے "پیشگوئیاں دربارہ ظہور مہدی علیہ السلام" کے موضوع پر اردو میں تقریر کی آپنے قرآن کریم اور احادیث کے حوالوں سے پیشگوئیوں کا ذکر کیا جنکا تعلق ظہور مہدی سے ہے اور یہ ثابت کیا کہ یہ تمام پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں پوری ہو چکی ہیں اسکے بعد مکرم مبارک احمد وسائے صاحب نے "حضرت مسیح کا سفر مشرق" کے عنوان پر جرمن زبان میں تقریر کی جسمیں آپنے قرآن کریم انجیل اور تاریخ کے حوالوں سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح واقعہ صلیب کے بعد مشرق کیطرف سفر کر گئے تھے آپنے احباب جماعت سے کہا کہ وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی

کتاب "مسیح ہندوستان میں" کا ضرور مطالعہ کریں انکی تقریر کا اردو خلاصہ مکرم حیدر علی صاحب ظفر نے پیش کیا اسکے ساتھ ہی یہ اجلاس شام پانچ بجے اختتام پذیر ہو گیا تمام دوست جماعتی انتظام کے مطابق مسجد نور واپس آئے جہاں اجتماعی انتظام کے تحت کھانا کھایا گیا۔ اور نماز مغرب و عشاء ادا کی گئی۔ عبداللہ واگزہاؤزر صاحب نیشنل قائد خدام الاحمدیہ نے جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے مختلف مجالس کے قائدین کی میٹنگ کی جسمیں مکرمی منصور احمد خان صاحب، نیشنل قائد اور معتمد صاحب نے قائدین کو مختلف شعبوں میں ہونے والے کام کے بارے میں ہدایات دیں۔

اگلے روز مورخہ ۳۔ اپریل بروز اتوار اجلاس دوئم کی کاروائی دس بجے صبح مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ سلسلہ و امیر جماعت ہامبرگ مشن کی صدارت میں شروع ہوئی مکرمی جلیل ظفر صاحب نے تلاوت کی اسکے بعد خالد رشید رانا صاحب نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سنایا اسکے بعد مکرم اعجاز احمد طارق صاحب نے اردو زبان میں نماز کی اہمیت پر تقریر کی جسمیں قرآن کریم کی آیات احادیث اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں نماز کی اہمیت واضح کی گئی اسکے بعد مکرم شمس الحق صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء سلسلہ احمدیہ کی پیشگوئیاں" کے موضوع پر تقریر کی آپنے زار روس، پنڈت لیکھرام، ڈاکٹر ڈوئی، دوسری جنگ عظیم اور مسجد بشارت سپین کے بارے میں پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا نہایت احسن رنگ میں ذکر کیا بعد ازاں مکرم محمد ریاض سیفی صاحب نے ذکر حبیب کے موضوع پر اردو میں تقریر کی آپنے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عشق الٰہی عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کا اپنے خادموں سے شفقت اور محبت کا نہایت ایمان افروز پیرائے میں ذکر کیا اسکے بعد مکرمی عبدالرحیم احمد صاحب نے اردو زبان میں اسلامی آداب اکل و شرب آداب مجلس اور لباس کے آداب قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں بیان کئے جسکے بعد مکرم محمد شریف خالد صاحب نے "سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ" پر اردو میں تقریر کی اور حضور رحمہ اللہ کی اپنے خدام سے شفقت و محبت اور قبولیت دعا کے واقعات کا نہایت عمدہ پیرائے میں ذکر کیا بعد ازاں مکرمی چوہدری ناصر احمد صاحب نے خلافت سے وابستگی کی برکات پر اردو زبان میں تقریر کی جسمیں آپنے قرآن شریف کی آیت استخلاف سے استدلال کرتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ تمام دینی و دنیاوی برکات کے حصول کیلئے خلافت سے وابستگی ازحد ضروری ہے اور جو لوگ خلافت کے نظام سے الگ ہوئے وقت نے ثابت کیا کہ وہ ہر لحاظ سے ناکام و نامراد ہے اسکے ساتھ ہی اجلاس دوئم تقریباً بارہ بجے دن اختتام پذیر ہو گیا۔

اس اجلاس کے بعد بیس منٹ کا وقفہ تھا جسکے دوران احباب احمدیہ بک سٹال سے سلسلہ کی کتب خریدتے رہے اور ہال میں موجود ایک دوکان سے ریفرشمنٹ کرتے رہے۔

اجلاس سوئم کی کاروائی کا آغاز بارہ بجکر بیس منٹ پر مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین کی صدارت میں شروع ہوا مکرمی فلاح الدین خان صاحب نے تلاوت کی جسکے بعد مکرم محمد لیسین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سنایا اسکے بعد مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبیش نے انگریزی زبان میں مغربی سوسائٹی کے مضر اثرات پر نہایت مدلل تقریر کی بعدہٗ مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ سلسلہ نے "عیسائیت کے موجودہ عقائد اور حضرت مسیح کی حقیقی تعلیمات کا موازنہ" کے موضوع پر جرمن اور اردو زبان میں تقریر کی آپنے بتایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے تو توحید کی تعلیم دی تھی مگر بعد کے عیسائیوں نے تثلیث کا عقیدہ اختیار کر لیا اسی طرح حضرت مسیح نے شریعت کو نجات کا ذریعہ قرار دیا لیکن بعد کے عیسائیوں نے اسے لعنت قرار دیدیا اور کفارہ کا عقیدہ گھڑ لیا اسی طرح موجودہ عیسائیت کے مسیح کی آمد ثانی اور عیسائیت کی عالمگیر تعلیم کے بارہ میں عقائد کا حضرت مسیح کی حقیقی تعلیمات سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اسکے بعد مکرم منصور احمد خان صاحب مبلغ و مشنری انچارج مغربی جرمنی نے "حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تحریکات" کے موضوع پر انگریزی اور اردو میں خطاب کیا آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریکات دربارہ پابندئ پردہ، مالی قربانی اور فریضۂ تبلیغ کا ذکر کرتے ہوئے حاضرین جلسہ کو ان اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور یہ بتایا کہ خلیفہ وقت کی بصیرت خدائی نور سے روشن کی جاتی ہے اور امام وقت سب سے زیادہ وقت کے تقاضوں سے باخبر ہوتا ہے اسلیے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ امام وقت کے حکموں پر صدق دل سے عمل پیرا ہو اسکے بعد اس جلسہ کے مہمانِ خصوصی مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین نے حاضرین جلسہ سے خطاب کیا آپ نے سپین میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں اور اشاعت دین کی راہ میں پیش آنے والی مشکلات اور پھر تعمیر مسجد بشارت سپین کا نہایت ایمان افروز پیرایہ میں ذکر فرمایا آپکا خطاب پون گھنٹہ جاری رہا۔ اختتامی دعا

کے ساتھ ہی پونے تین بجے بعد دوپہر جلسہ اختتام پذیر ہو گیا۔

امسال جلسہ سالانہ کے دوسرے دن ۴۔اپریل کو صبح دس بجے تا بارہ بجے خواتین نے ہال کی دوسری منزل کے ایک کمرے میں اپنا الگ جلسہ منعقد کیا جسمیں "سیرۃ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمؒ" کے موضوع پر محترمہ امۃ العلیم عصمت صاحبہ نے "پردہ کی اہمیت" پر محترمہ نرگس رحمان صاحبہ نے "مہدی اور مسیح کی آمد" پر جرمن زبان میں محترمہ ربیعہ صاحبہ نے "Preaching" کے موضوع پر انگریزی میں محترمہ صبیحہ ملک صاحبہ نے "بد رسومات کے خلاف جہاد" کے موضوع" پر محترمہ رضیہ وسیم صاحبہ نے "برکات خلافت" کے موضوع پر محترمہ مسز جمیلہ سلیم صاحبہ نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے موضوع پر محترمہ مریم ناز صاحبہ نے "حالاتِ حاضرہ اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر مسز منور عبداللہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نے جلسہ میں شرکت کرنے والی خواتین سے خطاب کیا تلاوت محترمہ زاہدہ جاوید صاحبہ نے کی اور نظمیں محترمہ باصرہ صاحبہ محترمہ مسعودہ خان صاحبہ اور زاہدہ جاوید صاحبہ نے پڑھیں۔

اس سال مغربی جرمنی کے مختلف شہروں سے ۶۳۵ افراد نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی اس سال کے مہمان خصوصی مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر تھے یورپین احمدیوں میں سے مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ کو مدعو کیا گیا تھا ان ہر دو مبلغین کیلئے مرکز سلسلہ سے باقاعدہ منظوری حاصل کر لی گئی تھی اسکے علاوہ سوئٹزرلینڈ سے مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مع فیملی جلسہ میں شرکت کیلئے آئے ہالینڈ سے برادر عبداللہ فرہاگن صاحب مع فیملی جلسہ میں شریک ہوئے وہ حسن اتفاق سے جرمنی اپنے بعض عزیزوں کو ملنے آئے تھے۔

مہمانوں کی رہائش کا انتظام فرانکفورٹ شہر و مضافات میں رہائش پذیر احمدیوں کے ہاں کیا گیا تھا۔ مسجد کے عقبی لان میں خیمہ لگا کر مہمانوں کو کھانا کھلانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جلسہ سالانہ کے انتظامات کو بہتر بنانے کیلئے امسال دو انتظامی کمیٹیاں تشکیل دی گئیں جن میں سے ایک کمیٹی جو شعبہ استقبال شعبۂ نظافت شعبہ خوراک و سپلائی شعبہ نظم و ضبط اور شعبہ بجلی و روشنی پر مشتمل تھی۔ شعبۂ استقبال کے ذمے مہمانوں کی آمد کی رجسٹریشن ضروری معلومات مہیا کرنا طبی امداد بہم پہنچانا۔ شعبہ ٹرانسپورٹ کے ذمہ مہمانوں کو جلسہ گاہ تک لیکر جانا اور بعد ازاں انکو انکی رہائش گاہوں تک پہنچانا تھا۔ اس مقصد کیلئے بعض لوگوں نے اپنی گاڑیاں وقف رکھیں۔ دوسری کمیٹی کا تعلق جلسہ گاہ کی آرائش نظم و ضبط تیاری سٹیج و آرائش انتظام لاؤڈ سپیکر اور جلسہ سے متعلقہ امور کی نگرانی کرنا تھا۔ جلسگاہ کے ہال کے باہر گیلری میں بک سٹال لگایا گیا تھا جہاں سے مہمان کتب سلسلہ کی خریداری کرتے رہے۔ امسال ایک افسر جلسہ سالانہ بھی مقرر کیا گیا تھا۔ خواتین کو کھانا کھلانے کیلئے نظم و ضبط برقرار رکھنے اور دیگر عمومی امور کی انجام دہی کیلئے لجنات اور ناصرات نے ڈیوٹیاں دیں۔ اسطرح خدام انصار، اطفال لجنات اور ناصرات مہمانوں کو سہولیات بہم پہنچانے کے سلسلہ میں خدمات انجام دیتی رہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

قائدین مجالس متوجہ ہوں

تمام قائدین مجالس کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی مجلس کی ماہانہ کارگزاری کی رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک ارسال کر دیا کریں

میں امید کرتا ہوں کہ تمام قائدین آئندہ اس بات کا خاص خیال رکھیں گے اور اپنی پوری کوشش کریں گے کہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک رپورٹ ماہانہ کارگزاری خاکسار کو ارسال کر دیا کریں گے

والسلام

نیشنل معتمد فلاح الدین

مجلس خدام الاحمدیہ مغربی جرمنی

اسپین میں تبلیغ اسلام

مکرم محترم کرم الٰہی ظفر صاحب مبلغ سپین

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "اسلام کیلئے پھر اسی تازگی اور روشنی کا دن آئیگا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھیگا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔" (فتح اسلام)

آج سے 93 سال قبل قادیان کی گمنام بستی سے یہ آواز بلند ہوئی یہ آواز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز تھی اور ایک زبردست پیشگوئی جسے ہم آج پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک یہ بھی الہام ہوا "میری کھوئی ہوئی دولت تجھے واپس کی جائیگی" سپین میں مسلمانوں نے سات سو سال تک بڑی شان و شوکت سے حکومت کی یہ اسلام کی شوکت و عظمت کا زمانہ تھا۔ پھر کیتھولک عیسائیوں نے مسلمانوں کو ملک سے نکال دیا یا انکو قتل کر دیا گیا یا زبردستی عیسائی بنا لیا گیا یہ ایک نہایت دردناک کہانی ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ایک بار فرمایا "کیا سپین سے نکل جانے کی وجہ سے ہم اسے بھول گئے ہیں ہم یقیناً اسے نہیں بھولے ہم یقیناً ایک دفعہ پھر سپین کو لیں گے ہماری تلواریں جس مقام پر جا کر کند ہو گئیں وہاں سے ہماری زبانوں کا حملہ شروع ہوگا اور اسلام کے خوبصورت اصول کو پیش کر کے ہم اپنے بھائیوں کو خود اپنا جزو بنا لیں گے۔"

1945 کا واقعہ ہے ایک روز مجھے پتہ چلا کہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے واقفین کے اس پہلے گروپ کو بلایا ہے جو یورپ میں تبلیغ احمدیت و اسلام کیلئے جائیگے یہ عاجز بھی اس گروپ میں شامل تھا مگر یہ معلوم کر کے مجھے سخت صدمہ ہوا کہ مجھے حضور کی ملاقات کیلئے کوئی اطلاع نہیں دی گئی افسوس اور پریشانی کی اس کیفیت میں خاکسار مکرم سراج الدین صاحب موذن مسجد اقصےٰ قادیان کے پاس پہنچا اور ان سے منارۃ المسیح کی چابیاں لیں تا میں منارۃ المسیح پر جا کر مولا کریم کے حضور عاجزانہ دعا کروں کہ رب رحیم و کریم میرا غم دور کرنے کے سامان پیدا فرمائے چنانچہ نماز فجر سے قبل نوافل ادا کر کے خوب رقت بھری دعا کی توفیق ملی اسکے بعد نماز فجر کی اذان بھی خاکسار نے دی منارۃ المسیح سے اتر کر نماز فجر ادا کی اسکے بعد بہشتی مقبرہ چلا گیا وہاں بھی درد بھری دعا کی سخت غم کا عالم تھا اس خیال سے کہ تبلیغ دین کا ایک نادر موقعہ پیدا ہو رہا ہے اور یہ پُر معاصی انسان اس عظیم ثواب میں حصہ لینے سے محروم رہا جاتا ہے دن چڑھا تو دفتر الفضل جا کر وہاں اخبار پڑھتا لیکن دل کو سکون نہ تھا۔ دفتر الفضل سے اٹھ کر جب یہ عاجز اس گلی کے آگے سے گزرا جو الحکم سٹریٹ سے مسجد مبارک جاتی ہے تو اس گلی سے جو قصر خلافت سے حضرت مرزا رشید احمد صاحب کے گھر کے پاس آ کر مل جاتی تھی مجھے میرے بھائی واقفین ساتھی واپس آتے ہوئے دکھائی دیئے جو کہ حضور اقدس سے ملاقات کے بعد واپس آ رہے تھے انہیں دیکھ کر میرا دل پھر غم سے بھر گیا لیکن آنے والے چند لمحات میری زندگی کے ناقابل فراموش لمحات تھے میں انکو دیکھکر نظریں بچا کر جانا چاہتا تھا لیکن قربان جاؤں اللہ تعالیٰ کے سب واقفین مجھے دیکھ کر بے اختیار چلا اٹھے مبارک مبارک مبارک حضور اقدس نے آپکی غیر حاضری میں آپکو سپین میں تبلیغ کیلئے نامزد فرمایا ہے بے اختیار میرا دل چاہا اسی جگہ سجدہ میں گر جاؤں آن واحد میں میرا غم خوشی سے بدل گیا دل بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر گیا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی طرف سے ذرہ نوازی اور شفقت کا خیال کر کے میری آنکھیں بے اختیار بھیگ گئیں اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی روح پر بے انتہا رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے انہوں نے اس عاجز کے ساتھ ہر آنے والے لمحات میں انتہائی پیار و شفقت کا سلوک فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپکے درجات بہت بلند فرماتا رہے۔ سیدنا حضرت محمودؓ کو سپین سے ہمیشہ خاص تعلق رہا حضور پُر نورؓ بڑے درد کیساتھ دہرایا کرتے تھے کہ سپین کو ایک روز ہم نے واپس لینا ہے ایک ہسپانوی خاتون کے خط کے جواب میں جو حضور کی کتاب "اسلام کا اقتصادی نظام" پڑھ کر بہت متاثر ہوئی تھی تحریر فرمایا ہسپانیہ ایک ایسا ملک ہے جسنے اسلام کی روشنی ایک بار پہلے بھی دیکھی تھی لیکن اسوقت اسکی روشنی جنگ کے ذریعہ ظاہر ہوئی تھی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ آخر میں مشتبہ ہو گئی اب یہ روشنی محبت اور صلح کے پیغام کے ذریعہ ظاہر ہوئی ہے اس وجہ سے وہ دائمی بھی ہو گی اور نہ کبھی بجھے گی اور کبھی وہاں سے نکالی نہ جائیگی۔

یہ عاجز 1954 میں شادی کر کے واپس سپین آیا تو حضرت مصلح موعودؓ نے میری اہلیہ محترمہ کو اپنے دست مبارک سے مندرجہ ذیل تحریر لکھ کر دی۔

"تم اس ملک میں جا رہی ہو جس پر مسلمانوں نے پہلی صدی میں قبضہ کیا اور سات سو سال تک وہاں قابض رہے اس ملک کا مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل جانا بڑے دکھ کی بات ہے مگر ملک تو نکلتے ہی رہتے ہیں وہاں سے اسلام کا نکل جانا اصل صدمہ ہے لو ایسا

صدمہ ہے جیسے کسی مسلمان کو بھلانا نہیں چاہیے۔ شیعہ امام حسین رضؓ کی یاد میں ہر سال تعزیے نکالتے ہیں یہ ایک بدعت ہے اگر کسی صورت میں یہ جائز ہوتا تو مسلمانوں کو سپین کا ماتم ہر سال کرنا چاہیے تھا یہاں تک کہ ہر بچے بوڑھے کے دل پر زخم کا اتنا گہرا نشان پڑ جاتا کہ کوئی مرہم اسے مندمل نہ کر سکتی تم خوش قسمتی سے وہاں جا رہی ہو اپنے فرض کو یاد رکھو اور اپنے خاوند کو یاد دلاتی رہو ...... دستخط مرزا محمود احمد 2/3/54

سپین کو روانگی :۔ دوسری جنگِ عظیم کے ختم ہوتے ہی واقفین کی یورپ کو روانگی کا پروگرام تھا حضرت مصلح موعودؓ ہمیں اتنی جلدی روانہ کرنا چاہتے تھے باوجودیکہ جلسہ سالانہ قریب تھا حضور نے فرمایا جلسہ کا انتظار نہیں کرنا جو پہلا جہاز ہے اس سے روانہ ہو جاؤ! چنانچہ واقفین کا یہ قافلہ قادیان سے روانہ ہوا دہلی کے راستہ بمبئی پہنچا سب اہم ریلوے اسٹیشنوں سے احباب جماعت نے محبت اور اخلاص سے واقفین کو رخصت کیا گلوں میں پھولوں کے ہار ڈالے وڈالہ سٹیشن پر ایک دوست دودھ کی بھری ہوئی بلٹوہی لائے اور واقفین کی تازہ خالص دودھ سے تواضع کی۔

بمبئی سے بحری جہاز کے ذریعہ تین ہفتہ کے سمندری سفر کے بعد ہم لوگ برطانیہ میں لیورپول کی بندرگاہ پر اترے بندرگاہ پر حضرت مولوی جلال الدین صاحب شمس مرحوم اور مکرم عزیز دین صاحب مرحوم نے ہمارا استقبال کیا اور ہم لوگ بخیر و عافیت مسجد فضل لنڈن پہنچ گئے وہاں انگریز نو مسلم بلال نٹل مرحوم سے بھی ملاقات ہوئی۔

چھ ماہ لنڈن میں قیام رہا اس دوران سپین کیلئے ویزہ حاصل کیا میرے ساتھ مکرم محمد اسحاق صاحب ساقی بھی تھے جنگ ابھی تازہ تازہ ختم ہوئی تھی تمام ملکوں نے سپین کا بائیکاٹ کیا ہوا تھا اگرچہ سپین میں کیتھولک مذہب کے سوا کسی مذہب کو بھی قانونی طور پر اجازت نہ تھی لیکن سپین کے سفارت خانہ نے یہ تاثر دینے کیلئے کہ سپین میں مذہبی آزادی ہے ہمیں ویزہ دیدیا گو بعد میں پولیس ہماری کڑی نگرانی کرتی رہی۔

سپین میں داخلہ :۔ آخر وہ تاریخی دن آ پہنچا اور ہم 24 جولائی 1946 کو فرانس کے راستہ سپین میں داخل ہوئے سب سے پہلا کام ہسپانوی زبان سیکھنے کا تھا خاکسار نے ایک سکول میں داخلہ لے لیا اور چھ ماہ میں اس قابل ہو گیا کہ سپینش زبان میں اپنا مافی الضمیر ادا کر سکوں اگرچہ مذہبی آزادی نہ تھی انفرادی ملاقاتوں کے ذریعے تبلیغ شروع کر دی اسلام کی حسین تعلیم کا سب سے پہلا نشانہ ایک روسی اور تین ہسپانوی احباب تھے حضرت مصلح موعودؓ نے انکے نام محمد احمد (روسی) اجمل احمد۔ انور احمد۔ انیس عبد الباقی (غرناطوی) رکھے۔

مشن بند کرنے کا فیصلہ :۔ سپین میں تبلیغ اسلام کا سلسلہ شروع ہوئے ابھی ایک سال ہی ہوا تھا کہ 1947 میں برصغیر کی تقسیم ہو گئی اور جماعت احمدیہ کا مرکز قادیان سے منتقل ہو کر پہلے لاہور اور پھر ربوہ آ گیا یہ ایام جماعت کیلئے نہایت مشکل اور مالی تنگی کے تھے اسلیے جماعت نے بامر مجبوری بعض مشنوں کو بند کرنے کا فیصلہ کیا ان میں فرانس لعد سپین کا مشن بھی شامل تھا مجھے مرکز کی طرف سے ہدایت ملی کہ سپین مشن کو بند کر دیا جائے اور میں لنڈن چلا جاؤں یہ میرے لیئے بڑا مشکل تھا میں نے کئی روز دعائیں کیں اور اللہ تعالیٰ سے مدد چاہی میرا دل نہیں چاہتا تھا کہ اس سرزمین کو چھوڑ دوں یہاں اسلام کا پودا بالکل ہی نازک اور کمزور تھا یہ بات تو طے شدہ تھی کہ مرکز میرا خرچہ اٹھانے کی پوزیشن میں نہ تھا ایسے وقت میں سوال پیدا ہوتا تھا کہ کیا میں اپنا خرچہ خود یہاں اٹھا سکوں گا اور اسکے ساتھ ساتھ تبلیغ کا کام بھی کر سکوں گا کئی روز سوچنے کے بعد آخر اس عاجز نے توکل علی اللہ دل کو مضبوط کیا اور حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں لکھا کہ مشن بند نہ کیا جائے مرکز خرچہ بھجوائے یا نہ بھجوائے خاکسار کوئی کام کر کے آمد پیدا کرے گا پس خاکسار نے فیصلہ کیا کہ عطر فروخت کر کے گزارہ چلاؤں گا حضرت مصلح موعودؓ نے واقفین زندگی سے مختلف اوقات میں ملاقاتوں کے دوران اس فکر کا اظہار بھی فرمایا تھا کہ شاید ایک وقت میں جماعت سب مشنوں کا خرچ نہ برداشت کر سکے اسلیے واقفین مبلغوں کو چاہیے کہ ایسی صورت حال ہونے پر خود گذارہ کی صورت پیدا کریں حضورؓ نے اس ضمن میں عطر تیار کرنے اور فروخت کرنے کا ذکر بھی فرمایا نیز یہ بھی فرمایا کہ ایک احمدی دوست سید عزیز الرحمان صاحب نے امریکہ جا کر عطر فروخت کرنے کا کام شروع کیا اور ایک اچھا سرمایہ بنا لیا تھا یہ بات میرے دل کو بھی لگی اور میں نے سوچا میں بھی عطر فروخت کرنے کا کام شروع کرونگا اور تبلیغ کا کام بھی جاری رکھوں گا سپین آنے سے قبل لنڈن میں چھ ماہ قیام کے دوران اس عاجز نے مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب مرحوم اور مکرم عزیز دین صاحب سے جو عطر کا کام کرتے تھے کسی قدر کام سیکھ لیا تھا چنانچہ خاکسار نے عطر فروخت کرنا شروع کر دیا اور حضور اقدسؓ نے ازراہِ شفقت اسکی اجازت مرحمت فرما دی۔ اس عاجز نے عطر کا کام اگرچہ ناتجربہ کاری میں شروع کیا مگر اللہ تعالیٰ نے اسمیں بے حد برکت ڈالی ایک سال بعد 1948 میں خاکسار نے اخراجات سے رقم بچا کر پچیس ہزار پسیتہ کی لاگت سے "اسلام کا اقتصادی نظام" کا سپینش ترجمہ شائع کیا۔ لیکن حکومت اسکی اجازت دینے کیلئے تیار نہ تھی

اللہ بھلا کرے جنرل ڈائریکٹر پریس D. JUAN BENYTO کا کہ سنسر شپ کے محکمہ میں پادری صاحب) کسی طرح مان لیا کہ یہ کتاب کمیونزم کے خلاف ہے اور ملک کو کمیونزم کا خطرہ ہے اسلئے اسکی اشاعت کی اجازت دیجائے لیکن سنسر شپ والوں نے کتاب میں بعض جگہ تبدیلی کرنے پر اصرار کیا کتاب میں تبدیلی کا مطلب یہ تھا کہ کتاب کی شکل بگاڑ دی جائے ناچار جنرل ڈائریکٹر پریس کے مشورہ سے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی اجازت سے کسی قدر تبدیلی کر کے محکمہ کو کہہ دیا گیا کہ جہاں یہ فقرہ لکھا تھا کہ "مذہب اسلام ہی سچا مذہب ہے" اسکی جگہ تبدیلی کر دیگئی کہ "مذہب اسلام جو میرے نزدیک صرف ایک سچا مذہب ہے" کا فقرہ لکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اسکی اشاعت کی اجازت ملنے کے بعد ہسپانوی قوم جنکی رگوں میں انکے مسلمان آباء واجداد کا خون دوڑ رہا تھا اسلام کے محاسن نظر آنے لگے کئی ایک اخباروں نے نہایت اعلیٰ و احسن رنگ میں اس کتاب کے متعلق اپنے تاثرات اور رائے کا اظہار کیا بے شمار خطوط اعلیٰ تاثرات کے موصول ہوئے ایک تاثر ملاحظہ فرمائیں سپریم ٹربیونل کے صدر صاحب D.JOSE CASTAN نے لکھا "میں آپکے نوازش نامے کا بہت شکر گذار ہوں اسکے ساتھ ایک بہترین کتاب بھی تھی جسکے مطالعہ نے میری طبیعت پر نہایت شاندار اور اعلیٰ تاثرات پیدا کئے میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپکو اس ملک سپین میں اور اسکے باہر بھاری کامیابیاں عطا کریگا یہ کتاب حالاتِ حاضرہ کے متعلق دلچسپ ہے" سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں وسیع طور پر اسکا ذکر فرمایا اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

ابھی خاکسار ارادہ ہی کر رہا تھا کہ اسلامی اصول کی فلاسفی کا سپینش ترجمہ بھی شائع ہونا چاہیے مگر حضورؓ نے قبل از وقت اسکا اعلان فرما دیا خاکسار نے اسے بھی شائع کر دیا اس خطبہ میں حضور نے ازراہِ شفقت عطر کے کام کا بھی ذکر فرمایا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا مجھ پر بھاری احسان تھا جسنے اپنی رحمت سے اس بات کی توفیق بخشی الحمدللہ علیٰ ذالک

اسلامی اصول کی فلاسفی کی ضبطی :- حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے خطبہ میں اعلان فرمایا تھا کہ اسلامی اصول کی فلاسفی کا سپینش ترجمہ شائع ہو گیا ہے اب میرے لئے گویا فرض ہو گیا تھا کہ میں حضورؓ کے الفاظ کو پورا کر دوں چنانچہ ایک بار پھر پھیری کی آمد سے پس انداز کرنا شروع کیا بڑی محنت و کوشش سے قریباً اسی ہزار پسیتہ کی رقم سے پانچ ہزار کی تعداد میں اسلامی اصول کی فلاسفی کا ہسپانوی ترجمہ شائع کروایا اور دل میں خوش تھا کہ اس کتاب کے ذریعہ سپین کے لوگوں کو اسلام کا حقیقی روحانی چہرہ دیکھنے کو ملے گا کتاب ابھی مطبع خانہ ہی میں تھی کہ کیتھولک چرچ کی شکایت پر حکومت نے کتاب کی اشاعت پر پابندی لگا دی اور تمام کاپیاں ضبط کرنے کا حکم دیدیا یہ بات میرے لئے صدمہ کا باعث تھی خصوصاً جبکہ محنت سے اس کتاب کو شائع کرنے کے لئے کثیر رقم بھی خرچ ہوئی تھی وزیر تعلیم D. JOSE IBANEZ MARTIN جو دوست بھی تھے اور ہمدردی سے پیش آتے تھے بلکہ کتاب کی اجازت دینے میں انکا دخل بھی تھا لیکن یوں معلوم ہوا کہ انہوں نے آنکھیں پھیر لیں۔ اُن دنوں مکرم چودھری ظفر اللہ خان صاحب پاکستان کے وزیر خارجہ تھے ہسپانوی سفراء سے کتاب پر سے پابندی اٹھالئے جانے پر ہسپانوی حکومت خطوط و تاریں دی گئیں لیکن بے سود چرچ کی مرضی کے خلاف کسی افسر کو قدم اٹھانے کی جرأت نہ تھی 1952ء تک ہر کوشش ناکام ہوئی اس عرصہ میں وزراء بدل گئے مختلف وزراء سے ملاقاتوں کے نتیجہ میں اتنا مقصد ضرور حاصل ہو گیا کہ حکومت نے جو کتاب کو ضبط و تلف کرنے کا فیصلہ کیا تھا خاکسار کے اصرار پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے حکومت کو اس بات پر رضامند کر لیا کہ کتاب میرے پاس محفوظ پڑی رہیگی جب تک حکومت کی طرف سے باقاعدہ اجازت نامہ نہ مل جائے میں ملک کے اندر اسکی اشاعت نہیں کرونگا۔

انگلستان سے آنے والے احباب کے ہاتھ کچھ کتب خاکسار نے لنڈن بھجوا دیں ساتھ ہی بعض تعلیم یافتہ معززین کے ایڈریس بھجوا دئیے تاکہ وہ یہ کتب ان پتوں پر سرکردہ ہسپانوی افراد کو بذریعہ ڈاک بھجوا دیں اس طرح اس ملک کی چھپی ہوئی کتاب کو باہر سے بذریعہ ڈاک اس ملک میں بھجوایا گیا یہ ہسپانوی قانون کے خلاف نہ تھا نہ کسی نے اس پر اعتراض کیا اسکا یہ فائدہ ہوا کہ اسلام کے محاسن بیان کرنے والی یہ کتاب اہم اہل الرائے طبقہ کے ہاتھوں میں پہنچ گئی۔

نئے وزیر صاحب سے ملاقات :- SR. AVIAS SALGADO تبدیل ہونے وزیر خارجہ کا بھی اجازت کے حصول کے سلسلہ میں دخل تھا انکی طرف سے جواب ملا کہ اگر کتاب میں کسی قدر تبدیلی کر دی جائے تو شائع کرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے خاکسار نے جواب دیا کہ مصنف کی تصنیف میں تبدیلی کا (نعوذ باللہ) کسی کو حق نہیں ان مکرم وزیر صاحب کو ایک کتاب بھی دی تا خود پڑھ کر دیکھ لیں کہ اسمیں کسی مذہب پر حملہ نہیں کیا گیا اسلامی تعلیم کی فلاسفی اور اسکی خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ جواب ملا (یہ 1948 کی بات ہے جبکہ سپین میں تعلیم عام نہیں تھی) چونکہ ملک میں تعلیم عام نہیں

کم تعلیم یافتہ طبقے کو مذہب کے بارے میں دھوکہ لگ سکتا ہے خاکسار نے انکو اسی وقت کہا آپ مجھے ایک ہزار تعلیم یافتہ لوگوں کی لسٹ دیدیں جو کیتھولک مذہب کو اچھی طرح سے جانتے ہوں میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ خاکسار صرف انہی لوگوں کو کتاب بھجوائے گا۔ یہ بات سنکر وزیر صاحب ہنس پڑے کیونکہ اصل حقیقت وہ خود سمجھتے تھے انکی ساری بحث کا مطلب یہ تھا کہ کسی قیمت پر بھی اسلامی تعلیم لوگوں تک پہنچنے نہ پائے۔

خاکسار کو ایک اور ترکیب سوجھی کتاب پر سے پابندی اٹھانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی لیکن کامیابی نہ ہوئی ایک دن اللہ تعالیٰ نے یہ تجویز میرے ذہن میں ڈالی کہ سپین کے مرد آہن جنرل فرانکو کو یہ کتاب بھجوا دیجائے اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی کچھ دنوں کے بعد جنرل فرانکو کیطرف سے یہ جواب آگیا کہ کتاب مجھے بیحد پسند آئی ہے میں آپکا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ خط دیکھ کر میں خوشی سے اچھل پڑا جنرل فرانکو ملک کا بارعب حکمران تھا خاکسار نے اللہ تعالیٰ کا نام لیکر کتاب کی احتیاط کیساتھ آہستہ آہستہ اشاعت شروع کر دی ابھی چند روز ہی گزرے تھے چند ایک کتب ہی لوگوں تک پہنچی تھیں کہ پولیس والے بھاگے بھاگے میرے پاس آئے کہ یہ کتاب جو تقسیم کی جا رہی ہے اس پر پابندی لگی ہوئی ہے اور ملک کے قانون کے مطابق غیر کیتھولک مذہب کو تبلیغ کی ممانعت ہے خاکسار تو پہلے ہی تیار بیٹھا تھا فوراً جنرل فرانکو کا خط سامنے رکھ دیا اور کہا کہ صدر مملکت جنرل فرانکو کو یہ کتاب بہت پسند ہے انہوں نے کتاب کو پسند کیا ہے اور شکریہ ادا کیا ہے آپ لوگ تو انکے ماتحت ہی ہیں پولیس والوں نے حیرت سے جواب سنا اور خاموش رہے اور آخر میں میرے خط کی نقل تیار کر کے چلے گئے اسکے بعد جب پولیس والے آتے خاکسار خط نکال کر دکھا دیتا اور وہ واپس چلے جاتے۔

یہ کتاب خدا کے فضل سے معزز و سرکردہ علمی طبقہ میں بہت مقبول ہوئی 1964 میں ایک کاپی خاکسار نے اشبیلیہ کے کارڈنل کو بھی بھجوائی انہوں نے جو جواب دیا وہ نہایت متاثر کن تھا صاف گوئی اور سچائی سے حقائق کا اعتراف کیا اور لکھا

"اسلامی اصول کی فلاسفی بھجوانے پر میں آپکا بہت ممنون ہوں اور خوشی کا اظہار کرتا ہوں میں اس حقیقت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ مجھے ہر وہ تحریک پسند ہے جو انسان کو مادی دنیا سے نکال کر روحانیت کی رفعتوں تک لیجائے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے میں ممد و معاون ہو صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق سے ہی امن سلامتی باہمی اخوت و نیکی اور خوشی حاصل ہو سکتی ہے ہم جس دور سے گزر رہے ہیں وہ بے لگام مادہ پرستی کا دور ہے جسمیں لوگ خطرناک طور پر ملوث ہو چکے ہیں اور وہ اس امر کو بھول چکے ہیں کہ اس دنیا کی زندگی حقیقی اور ابدی زندگی نہیں بلکہ دائمی اور سچی زندگی اللہ تعالیٰ سے سچے تعلق سے ہی حاصل ہوتی ہے آپکی مرسلہ کتاب میں بیشمار ایسی عبارتیں ہیں جو ہمیں نیکی کی طرف لیجاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نام پر آپکے اور ہمارے درمیان اتحاد۔ اتفاق اور اخوت پیدا کرنے کا موجب ہیں میں اسلامی دنیا کی خوشحالی کا متمنی ہوں۔ اللہ کی رحمت آپ پر ہو۔"

Cardenal Buen Monreal 3 Dec. 1964

صنعتی نمائشوں میں عطر کی فروخت اور تبلیغ کے مواقع :- 1948 سے ہی ملک کے حالات کا جائزہ لیکر تبلیغ کا سلسلہ نکالا صنعتی نمائشوں میں بارسیلونہ، ثراگوشہ، بلنیہ جانا شروع کر دیا ایک سال Sevilla اور Bilbao بھی گیا ان نمائشوں میں شہر کے علاوہ دیگر شہروں اور دیگر ممالک کے لوگ کثرت سے شامل ہوتے ہیں انہیں بھی خوب تبلیغ کا موقعہ ملا بڑے شہروں کے پریس میں بھی احمدیت کا چرچا ہوا عوام اعلیٰ حکام سرکردہ علمی طبقہ کے لوگوں کو احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقعہ ملا بڑے شہروں کے اعلیٰ حکام لارڈ میئر سول گورنر فوجی حکام سول آفیسر، عوام، غیر ملکی سفراء کو خوب اسلام کا لٹریچر تقسیم کیا

سپین سے چلے جانے کا حکم :- اللہ تعالیٰ کے فضل سے باوجود مشکلات کے آہستہ آہستہ قانون کا احترام کرتے ہوئے تبلیغ کا سلسلہ جاری تھا اسلام کا بیج آہستہ آہستہ جڑ پکڑ رہا تھا کہ حکومت نے ہمارے پاکستان کے سفیر کو بلا کر زبانی پھر انہوں نے مجھے تحریری نوٹس دیا کہ اگر آپنے تبلیغ کا سلسلہ بند نہ کیا تو وہ آپکو باہر نکال دیگی اور آخر میں سفیر پاکستان نے مجھے مشورہ دیا کہ آپکو ملک کے قانون کی خلاف ورزی نہیں کرنی چاہیے خاکسار نے شاہد سہروردی صاحب مرحوم سفیر پاکستان سے ملکر یہ کہا کہ آپکو یہ حق مانگنا چاہیے تھا کہ ہمیں سپین میں تبلیغ اسلام کی اجازت ہونی چاہیے جبکہ ہم خود ان لوگوں کو اپنے ملک میں مذہبی آزادی کا حق دیتے ہیں لیکن جب سفیر صاحب حکومت کو کچھ کہنے کیلئے تیار نہ ہوئے تو خاکسار نے S. MARTIN ARTAJO جو کہ اسوقت وزیر خارجہ تھے اور لمبا عرصہ وزیر رہے ایک شریف النفس انسان تھے اور ان سے دوستی بھی تھی انکے نام ایک خط لکھا کہ میرا اس ملک میں 46 سے قیام ہے آپکو علم ہی ہے کہ میں محض اللہ تعالیٰ سے سچا پیار کا تعلق قائم کرنے کی اور نیکی کی تعلیم لوگوں کو بتاتا ہوں محض کیتھولک چرچ

کی شہادت پر مجھے ملک سے نکل جانے کا نوٹس ملنا حق و انصاف سے بعید ہے میرا قیام اس ملک کیلئے خطرہ کا باعث نہیں اگرچہ یہاں پر مذہبی آزادی کا قانون نہیں تو سپین میں بھی انسانوں کو یہ حق خالق حقیقی کی طرف سے دیا گیا ہے ملنا چاہیے۔ مکرم وزیر صاحب کی طرف سے جواب ملا آپ تسلی رکھیں آپکو تنگ نہیں کیا جائیگا علاوہ اسکے یہ نوٹس ملنے پر ہماری جماعت کی طرف سے پُر زور احتجاج ہوا خاکسار نے اس واقعہ کی اطلاع حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں بھجوا دی تھی حضورؓ نے کراچی سفارتخانہ سپین سے رابطہ قائم کروایا تو حیرت کی بات ہوئی کہ سفارت خانہ نے جواب دیا کہ ایسی کوئی بات ہی نہیں ہوئی حضور اقدسؓ نے اس واقعہ کا ذکر ایکبار مجلس مشاورت میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری چھوٹی سی جماعت کو ایسا رعب عطا فرمایا ہے کہ سپین کی حکومت نے ہمارے مبلغ کو ملک سے نکل جانے کی دھمکی دی جب ان سے اس بارہ میں جواب طلبی کی گئی تو ڈر کر انکار کر دیا جماعت کے علاوہ اس نوٹس پر غیر از جماعت لوگوں نے بھی احتجاج کیا حکومت سپین اس دھمکی کو عملی جامہ نہ پہنا سکی۔

1965 میں وہ وقت بھی آ گیا کہ وزیر اطلاعات نے کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کی باقاعدہ قانونی طور پر اجازت برائے اشاعت دیدی یہ وزیر موصوف آجکل ALIANZA PAPULAR جو حکومت کی اپوزیشن پارٹی ہے اسکے لیڈر ہیں۔ اسکے بعد "میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں" ٹریکٹ کی چھپوائی کی اجازت بھی باقاعدہ طور پر مل گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عوام سے لیکر تعلیم یافتہ معززین طبقہ کے ہاتھوں میں احمدیت کا لٹریچر پہنچ چکا ہے۔ اب تک جو لٹریچر چھپ چکا ہے اسکی تفصیل یوں ہے

1۔ اسلامی اصول کی فلاسفی دس ہزار (2) اسلام کا اقتصادی نظام تعداد دس ہزار (3) میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں چالیس ہزار (4) احمدیت کیا ہے 25 ہزار (5) مسیح موعود آ گئے ہیں" دو ورقہ دس ہزار (6) قبر مسیح 10 ہزار (7) اسلامی نماز پانچ ہزار (8) لائف آف محمدؐ پانچ ہزار (9) اسلام کا تمدنی نظام دس ہزار (10) احمدیت کیا ہے فولڈر 10 ہزار (11) فولڈر محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں 5 ہزار (12) افتتاحی تقریر بر موقعہ افتتاح مسجد بشارت سپین (13) افتتاح کے موقعہ پر چار فولڈرز 50 ہزار (14) یکورقہ ملفوظات پر مشتمل 5 ہزار۔ احمدیہ بلیٹن ماہوار جاری ہوا اسکی اشاعت ڈھائی ہزار تک بھی بعد میں یہ باقاعدگی سے جاری نہ رہ سکا گاہے بگاہے اب بھی تو نکلتی ہے

اسکے علاوہ "احمدیت از دی ٹرو اسلام" "مسیح ہندوستان میں" "ہماری تعلیم" کا سپینش ترجمہ تیار ہے طبع نہیں ہوا۔

جنرل فرانکو اور انکے کیبنٹ کے اکثر وزراء سے ملاقات کر کے تبلیغ کی گئی اور سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا گیا بعض وزراء کے اسم گرامی یہ ہیں

(1) Sr. MARTIN ARTA وزیر خارجہ (2) Sr. JOSE IBANEZ .M. وزیر تعلیم
(3) Sr. RAMAL سنڈی کیٹ (4) GENRAL MUNOZ .G. وائس پریذیڈنٹ
(5) Sr. MANUEL FRAGA وزیر انفارمیشن (6) Sr. ARIANS .S. سابق انفارمیشن منسٹر
(7) Sr. BASTERECHE ایڈمرل (8) Sr. JUAQUIN RUIS .G. سابق وزیر تعلیم
(9) Sr. SERRENO SUNIR (10) Sr. CASTECLLA وزیر خارجہ وغیرہ

اسی طرح دیگر اہم شخصیتوں سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا اور تبلیغ کا موقعہ ملا۔ ملک کے مختلف شہروں کے میئرز سول گورنرز یونیورسٹیوں کے چانسلرز و پروفیسرز رائل اکیڈیمی کے ممبران۔ میڈیکل۔ فارمیسی، ہسٹری اکیڈیمی کے ممبران اور ممبران پارلیمنٹ تک یہ تمام لٹریچر بھجوایا گیا اور تقریباً سبکی طرف سے اعلیٰ تاثرات پر مشتمل خطوط موصول ہوئے جب سے کسی قدر مذہبی آزادی کی روش شروع ہوئی تو مذہبی لوگ پادری صاحبان بشپس۔ کارڈینل سے ملاقاتیں کر کے تبلیغ کی گئی اور سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا گیا۔ میڈرڈ۔ بارسیلونہ۔ بلنیہ۔ ثاراگوثا۔ بلباؤ۔ قرطبہ۔ غرناطہ۔ اشبیلہ کے اخباروں نے احمدیت کا بہت اچھے رنگ میں ذکر کیا۔ 70ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی آمد پر پریس اور ریڈیو نے بہت اچھے رنگ میں ذکر کیا ایک اخبار کا یہ عنوان تھا "اسلام کا ایک شہزادہ میڈرڈ میں"

محترمہ ملکہ صوفیہ سے وقت لیکر ملاقات کی گئی تقریباً چالیس منٹ تک ملکہ نے توجہ سے احمدیت کے پیغام کو سنا انکی خدمت میں احمدیت کا لٹریچر پیش کیا گیا۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا مبارک دور شروع ہوا اسکے ساتھ سپین میں اسلام کی احیائے نو کی مہم بھی نئے مرحلے میں داخل ہو گئی سیدنا حضرت مصلح موعود کی سپین آنے کی دلی خواہش تھی لیکن حالات کی وجہ سے عملی جامہ نہ پہنایا جا سکا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی بھی خاص توجہ سپین کی طرف تھی محبت و پیار سے اس ملک کو فتح کرنے کا تہیہ فرمایا ہوا تھا۔ 1967ء میں جب خاکسار کو بمع فیملی چھ ماہ کی رخصت پر پاکستان جانے کی مرحمت فرمائی تو

اس موقعہ پر ارشاد فرمایا کہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے طلیطلہ میں ایک چھوٹی سی بے آباد مسجد کا ذکر کیا ہے ہم حکومت سپین سے 25 سال کیلئے اس مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت حاصل کرنے کی کوشش کرینگے یہ سپین میں مسجد قائم کرنیکی پہلی کوشش تھی حضور انور رضی نے مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سے اس خواہش کا اظہار کیا چنانچہ ایک دفعہ وزیر انصاف ہیگ گئے تو محترم چوہدری صاحب نے حضور رض کی خواہش کا اظہار کیا محترم وزیر صاحب نے مکرم چوہدری صاحب سے وعدہ تو کیا کہ وہ اس بارہ میں کوشش کرینگے لیکن بعد میں چرچ اسکے لئے تیار نہیں ہوا۔

1970 میں اللہ تعالیٰ کے اس خلیفہ نے خود اس ملک میں قدم مبارک رکھا یہ تاریخی دورہ تھا جنرل فرانکو نے ملاقات کیلئے وقت بھی دیدیا لیکن افسوس جس دن حضور میڈرڈ ہوائی جہاز سے اترے اس سے دو گھنٹے قبل انکے سول سیکریٹری نے اطلاع دی کہ جنرل فرانکو نے کل کی سب ملاقاتیں ملتوی کر دی ہیں وجہ یہ بتائی کہ ایک نیشنل تعطیل کی وجہ سے وزراء کی ملاقاتیں ایک دن پہلے کر دی گئی ہیں اور باقی ملاقاتیں ملتوی کر دی گئی ہیں مسجد طلیطلہ کے حصول کیلئے کوشش بعد میں بھی جاری رہی لیکن حکومت نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ یہ چرچ کی ملکیت ہے چرچ والوں سے بات کریں چرچ پہلے ٹالتا رہا بعد میں انکار کر دیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی نے غرناطہ میں الحمراء ہوٹل میں قیام فرمایا اس قیام کے دوران ایک رات وہ آئی جبکہ حضور رضی نے عرش تک پہنچنے والی دلی تڑپ اور کرب سے پُرسوز دعا فرمائی حضور تمام رات دعا فرماتے رہے لا الٰہ الا انت لا الٰہ الا ھو کے کلمات اللہ تعالیٰ نے خود حضور کی زبان پر جاری فرما دیے حضور ساری رات سو نہ سکے محض اس سوچ میں رات گزری کہ ہمارے پاس مال نہیں ذرائع نہیں وسائل نہیں ہم کسطرح انھیں مسلمان بنائیں گے حضور کی زبان پر یہ آیات جاری ہو گئیں وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ۔ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل رکھو جو اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتا ہے اسے فکر کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ جب اپنا مقصد بناتا ہے تو اُسے ضرور پورا کر چھوڑتا ہے یہ ہوگا اور ضرور ہوگا یہ کب ہوگا تمہیں اسکی فکر نہیں کرنی چاہیے جب وقت آئیگا ہو جائیگا۔ حضور رض نے فرمایا اس الہام سے میری تسلی ہو گئی

خاکسار جب صبح صبح حضور کے دروازے پر گیا اور حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نے ٹشو پیپر پر یہ الہام مجھے لکھ کر دیا اور فرمایا رات پریشانی کے عالم میں سو نہ سکا کہ ہمارے پاس سامان نہیں سپین میں اسلام کیسے پھیلے گا لیکن اس الہام سے میری تسلی ہو گئی ہے اللہ تعالیٰ انشاءاللہ خود سلسلہ پیدا فرمائے گا چنانچہ اس الہام کے دس سال بعد ایک لمبی کوشش و تلاش و جدوجہد کے بعد مسجد بشارت کا موجودہ پلاٹ خریدا گیا جسکے متعلق حضور نے بر موقعہ سنگِ بنیاد فرمایا کہ ”اس جگہ کا انتخاب نہ کرم الٰہی ظفر نے کیا ہے نہ میں نے بلکہ اس کا انتخاب خود اللہ تعالیٰ نے کیا ہے“

پس خدا تعالیٰ نے اپنا گھر بنانے کیلئے اس خطۂ زمین کو چنا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ضرور پورا ہوگا اسلام اور احمدیت کا سورج اس ملک میں طلوع ہوگا اور توحید اور اسلام کا پرچم اس ملک میں جلد لہرائے گا انشاء اللہ۔

مسجد بشارت کا سنگِ بنیاد :- نو اکتوبر 1980 بروز جمعرات تاریخی دن تھا نہایت ہی مبارک دن جبکہ حضور رض نے دردبھری پرسوز رقت بھری ابراہیمی دعاؤں کے ساتھ احباب جماعت کی معیت میں مسجد بشارت کا سنگِ بنیاد رکھا جو ارض سپین میں قرطبہ میں قریباً سات سو سال بعد تعمیر ہونے والی پہلی مسجد ہے یہ عید کا دن تھا انتہائی رحمتوں کی گھڑی روحانی جشن انوارِ الٰہی کا ظہور۔ انتشارِ روحانیت۔

اللہ تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا حضور اسلام آباد سپین کا ویزہ لینے کیلئے تشریف لے گئے جبکہ مسجد کے افتتاح کا وقت بہت قریب تھا۔ 26 مئی 82 کو حضور نے ٹیلیفون پر یاد فرمایا کہ فوراً مسجد میں جاکر رہائش اختیار کر لو 27 مئی کو خاکسار معہ اہلیہ و بڑی بچی میڈرڈ سے پیڈروآباد چلے گئے اور خدا کے فضل سے باقاعدہ اذان و نماز وہاں ادا ہونے لگی 27 مئی کا دن ویسے بھی تاریخ احمدیت میں خلافت ڈے کی یادگاری دن ہے

8 جون کو حضور رض اپنے معبود حقیقی کے پاس چلے گئے جو ہمیں جان و دل سے عزیز تھے جنکی یاد میں آنکھیں اشکبار ہیں اور دل حزن و ملال سے پُر

لیکن ع بلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مسجد بشارت کی افتتاحی تقریب :- جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ نے بھاری احسان فرمایا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر کے طور پر عطا فرمایا ۱۰ ستمبر 1982 جمعہ کا دن جماعت احمدیہ اور ساری دنیا کیلئے عظیم بشارت کا دن تھا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چھ ستمبر کو سپین کی سرزمین پر اپنے قدم مبارک رکھ چکے تھے حضور 8 ستمبر کو پیڈرو آباد پہنچے رب کریم کے حضور شکرانے کے نفل ادا فرمائے جمعہ تک دنیا کے کونے کونے سے جماعت احمدیہ کے نمائندگان پہنچ چکے تھے سب ہی تسبیح و تحمید میں مشغول - تکبیر بلند ہو رہی تھی - جاپان، انڈونیشیا، مشرق وسطیٰ، یورپ، افریقہ، امریکہ وغیرہ ممالک سے مخلص نمائندے شامل ہوئے - سب عاجزانہ دعاؤں میں شامل ہوئے انوار الٰہی کا نزول ہر طرف پیار و محبت کی لہریں پھیل رہی تھیں احمدی نمائندگان کے علاوہ باہر سے آنے والوں سے تعداد تقریباً 2 ہزار اور ہسپانوی احباب تین سے چار ہزار تک اس تقریب سعید میں شامل ہوئے زیر لب سب ہی دعاؤں میں مشغول تھے عید کا سا سماں تھا سیکورٹی کا اعلیٰ انتظام تھا پریس ٹیلیویژن - ریڈیو نے اس خبر کو نمایاں طور پر نشر کیا پریس نے نہایت محبت سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی آمد و مسجد کے افتتاح کا ذکر کیا بعض اخباروں کے شہ عنوان یہ تھے "سپین نے اسلام کیلئے اپنے دروازے کھول دیئے"
"جس چیز کو ہم نے تلوار سے کھویا تھا اب محبت سے فتح کرنے آئے ہیں"
اللہ تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں لوگ مسجد بشارت کی زیارت کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں گویا مسجد خود ہی تبلیغ کر رہی ہے ایک فضل خداوندی یہ ہوا کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد جس کثرت سے اس مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر شامل ہوئے کسی اور جگہ اسکی مثال نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ وہ جلد سعید روحوں کو احمدیت میں داخل فرمائے آمین ۔

غرناطہ مشن :- سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سپین سے واپسی پر میڈرڈ ہوائی اڈہ پر اس عاجز سے فرمایا کہ غرناطہ جا کر مشن کھولیں نیز میڈرڈ مشن کی نگرانی بھی کروں

چنانچہ دعاؤں کے ساتھ ہم 15/12/82 کو حالات کا جائزہ لینے کیلئے قرطبہ سے غرناطہ روانہ ہو گئے اہل غرناطہ چونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قیام غرناطہ کے دوران نہایت پیار و محبت اور عزت سے پیش آئے تھے حضور انکے لئے تحائف چھوڑ گئے تھے وہ بھی پہنچانے تھے چنانچہ کلچر ڈائریکٹر شہر کے میئر، سول گورنر، شہر کی پولیس کے اعلیٰ آفیسر اور انکے دو اسسٹنٹ جنہوں نے حضور کے قیام کے دوران دو دن ڈیوٹی دی تھی اور انتہائی پیار کے ساتھ غرناطہ کی سب سے اونچی چوٹی کی سیر کروائی ان سب کو تحائف پہنچائے اور احمدیت کی تبلیغ کی ۔

غرناطہ کے قریب ایک پہاڑی علاقہ ALPUJARA ہے کہتے ہیں مسلمانوں سے غرناطہ چھن جانے کے بعد بھی قریباً سو ڈیڑھ سو سال تک مسلمان یہاں چھپ کر رہتے رہے ابھی تک کچھ نہ کچھ اسلامی تمدن کا اثر نظر آتا ہے وہاں کے ایک قصبہ BUBION میں ہم نے رات بسر کی قصبہ میں تبلیغ کی گئی قصبہ کے میئر اور پڑھے لکھے لوگوں کو سلسلہ کا لٹریچر دیا واپسی پر راستہ میں ایک زیر تبلیغ فیملی جو DURCAL قصبہ میں رہتی ہے انکے ہاں ٹھہرے اور انکو تبلیغ کی گئی اسکے بعد چند دنوں کیلئے میڈرڈ گئے وہاں سے عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ 23 دسمبر 1982 کو غرناطہ آ گئے چند دن کسی سستے ہوٹل میں قیام کے بعد موجودہ فلیٹ میں 28 دسمبر 82 سے رہائش اختیار کر لی گئی ۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اس نئے مشن کو بہت ہی مبارک فرمائے آمین اور اپنی تائید و نصرت سے اس ملک میں اپنی توحید پھیلائے غرناطہ آٹھ سو سال تک اسلامی شان و شوکت کا مرکز رہ چکا ہے اللہ تعالیٰ پھر اسجگہ اس علاقہ اور سارے سپین کو بلکہ ساری دنیا کو اپنے نور سے منور فرمائے آمین اے ہمارے آسمانی باپ جیسے تیری بادشاہت آسمان پر ہے زمین پر بھی ہو جائے آمین

آخر میں اپنے بیوی بچوں کیلئے دعا کی درخواست کرتا ہوں - اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی خالص محبت عطا فرمائے - سب کو صحت و عافیت رکھے اور خدمت دین کی کماحقہ توفیق عطا فرمائے آمین ۔

ایک افسوسناک اطلاع

ہماری جماعت کے ایک مخلص دوست عبدالحکیم صاحب ابڑو
تحصیل و ضلع لاڑکانہ سندھ پندرہ اور سولہ اپریل کی
درمیانی شب دو بجے اپنے مکان میں شہید کر دیئے
گئے مولوی صاحبان ایک عرصہ سے انکے خلاف اشتعال
پھیلا رہے تھے انکو چٹھیاں بھی آتی تھیں کہ تم مرتد ہو
جسکی سزا قتل ہے توبہ کرو یا قتل کے لئے تیار ہو جاؤ دیوار
پر بھی یہ لکھا گیا۔ ماسٹر صاحب اپنے گھر میں سوئے ہوئے
تھے کہ چار آدمی دیوار پھاند کر اندر گئے شہید مرحوم پر
کلہاڑیوں سے حملہ کیا اور آپ کے ٹکڑے کر دیئے انا للّٰہ
وانا الیہ راجعون۔

ان کی بیوی شہید کو بچانے کے لئے آگے بڑھی تو ظالموں
نے اس پر بھی کلہاڑیوں کے وار کئے تین ضربات ان کے سر میں
ایک بازو پر اور ایک ٹانگ پر آئیں وہ ابھی تک بے ہوش ہیں
اور انکی حالت بھی نازک ہے انکی جوان بچی بعمر بائیس تئیس
سال کو بھی زخم پہنچے۔ اپنے استاد کی شہادت پر سکول کے
طلباء نے ہڑتال کی اور قاتلوں کو سخت سزا دینے کا مطالبہ
کیا افسران بالا کی یقین دہانی پر کہ قاتلوں سے نرمی نہیں
کی جائے گی سکول کھولا گیا

یہ ظالمانہ اور ہولناک قتل نتیجہ ہے ان اشتعال
انگیزیوں کا جو علمائے پاکستان مسلسل کر رہے ہیں کہ
احمدی مرتد ہیں ان کی سزا قتل ہے ایسی اشتعال انگیز
تقاریر مساجد میں کی جاتی ہیں اخباروں میں علماء کے بیان
چھپتے ہیں دیواروں پر نفرت اور اشتعال پھیلانے والے
فقرے لکھے جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں قیمتی انسانی جانیں
ظلم کی بھینٹ چڑھتی ہیں۔ بچوں کے شفیق معلم بھی ان کے
ہاتھ سے محفوظ نہیں اور خواتین اور معصوم بچیاں بھی

موضع وارہ جہاں ماسٹر عبدالحکیم صاحب شہید
ہوئے ہیں وہاں سے مزید اطلاع موصول ہوئی ہے
کہ محترم ماسٹر صاحب کے ہولناک قتل پر وارہ کے عوام
نے زبردست ہڑتال کی بازار سکول لاریاں اور ٹیکسیاں
دو بجے دوپہر تک بند رہیں اور لوگ مطالبہ کرتے رہے کہ
قاتلوں کو سر عام پھانسی دی جائے

دو قاتل گرفتار ہو چکے ہیں تیسرے کی تلاش
جاری ہے شہید مرحوم کے جسم پر کلہاڑیوں کے ۳۵ زخم تھے
اس سے ظاہر ہے کہ پاکستان کے عوام خدا کے فضل
سے زندہ ہیں اور با اخلاق ہیں لیکن چند شر پسندوں نے
ملک کو بدنام کرنے کا ارادہ کر رکھا ہے۔ یہ لوگ پاکستان اور
پاکستان کے عوام کو دنیا میں بدنام کر رہے ہیں یہ پاکستان کے
شریف النفس لوگوں کو ذلیل کر رہے ہیں

پچھلے پہر وارہ میں مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر
اصلاح و ارشاد نے شہید کی نماز جنازہ پڑھائی اور ہزاروں
غیر از جماعت احباب نماز جنازہ میں شریک ہوئے

اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل کی
توفیق عطا فرمائے اور مملکت خداداد پاکستان کو شر پسندوں
کی مذموم مساعی سے محفوظ فرمائے آمین

احباب متوجہ ہوں

احباب کی اطلاع کے لئے یہ اعلان
کیا جاتا ہے کہ ہمارا مالی سال ختم ہونے
میں صرف دو ماہ باقی ہیں اس لئے
احباب اپنے چندوں کے بقایا جات
ادا کرنے کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں
اللہ تعالیٰ آپ کے اموال اور نفوس
میں برکت دے آمین

قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مجلس خدام الاحمدیہ فرانکفورٹ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے فرمایا

ومن حسن الاسلام ترک مالا یعنیہ

۔ اسلام کا حسن یہ بھی ہے کہ جو چیز ضروری نہ ہو وہ چھوڑ دی جائے ۔

یہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں۔ تم سنبھل جاؤ۔ تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو۔ ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو۔ انسان کو خراب اور تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون۔ گانجا چرس۔ بھنگ۔ تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کیلئے عادت کر لیا جاتا ہے۔ وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے۔ سو تم اس سے بچو۔

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو۔ جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزارہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیاہ سے کوچ کرتے ہیں اور آخرت کا عذاب الگ ہے۔ پرہیز گار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ

۔ تمباکو نوشی کے متعلق حضرت اقدس کا ارشاد۔

اصل میں تمباکو ایک دھواں ہوتا ہے جو اندرونی اعضاء کے واسطے مضر ہے اسلام لغو کاموں سے منع کرتا ہے۔ یہ ایک لغو اور بیہودہ حرکت ہے۔ تقویٰ یہی ہے کہ اس سے نفرت اور پرہیز کیا جائے۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوتا تو آپ اجازت نہ دیتے۔

حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ بِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ

میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ ان میں سے جس کی بھی تم پیروی کروگے ہدایت پاجاؤگے

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

حضرت طلحہؓ ان دس مبارک صحابہؓ میں شامل تھے جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دنیا میں ہی جنت کی خوشخبری سنادی تھی۔ حضرت طلحہؓ بڑے بہادر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق تھے۔ جنگ احد میں جب کافر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر تیر برسا رہے تھے۔ انہوں نے حضورؐ کو بچانے کیلئے کئی تیر اپنے بدن پر لئے اور اسی کوشش میں ان کا ایک ہاتھ ہمیشہ کیلئے بیکار ہوگیا چنانچہ جب بعد میں صحابہؓ آپ سے پوچھا کرتے تھے کہ اے طلحہ! جب تم دشمن کے تیر اپنے ہاتھوں سے روکتے تھے تو درد نہیں ہوتا تھا؟ حضرت طلحہؓ جواب دیتے۔ میرے دوستو! تکلیف کیوں نہیں ہوتی تھی۔ درد ہوتا تھا اور شدید ہوتا تھا۔ مگر میں ایک لمحہ کیلئے بھی اپنا ہاتھ حضورؐ کے رُخ مبارک کے سامنے سے ہٹنا برداشت نہیں کرتا تھا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ اگر میں نے ہاتھ ذرا بھی ہٹایا تو تیر سیدھا حضورؐ کو جالگے گا۔ اور میں یہ بات کیونکر گوارا کرسکتا تھا۔

حضورؐ کی فدائیت میں بہادری اور جرأت کا کیسا نمونہ دکھایا کہ تیروں سے اپنا ہاتھ چھلنی کرالیا مگراف تک نہ کی حضرت عمرؓ کے زمانے میں بھی آپ نے بہت سارے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ان سے بڑی محبت تھی آپ اپنے ایک زانو پر اپنے نواسے حضرت حسنؓ اور دوسرے پر حضرت اُسامہؓ کو بٹھالیتے اور فرماتے۔ اے خدا میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما۔

ایک دفعہ جب حضرت اُسامہؓ کی عمر ۱۴-۱۵ برس کی تھی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک چھوٹے لشکر کا سردار مقرر فرمایا جب اس لشکر کا دشمن سے مقابلہ ہوا تو دشمن شکست کھاکر بھاگ گیا۔ آپ نے ایک اور صحابی کے ساتھ دشمن کی فوج کے ایک سپاہی کا تعاقب کیا۔ جب وہ پکڑا گیا تو اس نے فوراً لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہہ دیا۔ مگر حضرت اُسامہؓ نے اس خیال سے قتل کردیا کہ اس کا یہ کلمہ پڑھنا صرف موت سے بچنے کیلئے بہانہ ہے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپؐ بہت ناراض ہوئے اور فرمایا "اُسامہؓ! تم نے وہ شخص قتل کیا جو کلمہ طیبہ پڑھتا تھا؟" حضرت اُسامہؓ نے کہا "یا رسول اللہ! وہ دل سے نہیں پڑھتا تھا" آپؐ نے فرمایا۔ "کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا؟" حضرت اُسامہؓ فرماتے ہیں۔ مجھے اسقدر افسوس ہوا کہ میں نے دل میں کہا کاش! میں آج اسلام لانے والا ہوتا

سویڈن میں خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع۔

مورخہ ۲۱ و ۲۲ مئی سویڈن میں خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ہورہا ہے۔ جن دوستوں کو قانونی روک نہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ کوشش کرکے اجتماع میں شمولیت فرمائیں اور 12 مئی تک اپنے نام کا اندراج اس فون نمبر ۸۱۳۱۱/۷ پر کرادیں۔ قائد مجلس فرانکفورٹ

ناظم اصلاح و ارشاد

کی طرف سے یہ اعلان ہے کہ تمام دوست ۱۲ مئی بروز جمعرات ۲۱ مئی بروز ہفتہ اور ۲۵ جون بروز ہفتہ اور اسی طرح ۹ جولائی بروز ہفتہ۔ جس قدر ممکن ہوسکے اپنے فارغ اوقات سے اپنے حلقہ کے زعیم یا سائق حضرات کو مطلع کریں تاکہ ہم اپنے تبلیغی پروگرام کو بطور احسن کامیاب بناسکیں۔

شکریہ

ناظم صحت جسمانی

ہمارے خدام بھائی جو سگریٹ نوشی کی عادت میں گرفتار ہیں انہیں چاہئیے اس عادت کو ترک کریں۔

زندگی خدا تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اسے یوں ضائع مت کریں

جزاکم اللہ